بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقہی خبریں

عالم کفر کے خلاف جہاد کا فتویٰ

رپورٹ: محمد رفیع اللہ

اسکالرز اکیڈمی نے جدید پیش آمدہ فقہی مسائل پر غور و خوض کے لئے فقہی مجالسِ مکالمہ کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس کی دوسری نشست ۲۸ جنوری ۲۰۰۱ء بروز اتوار جامعہ باب القرآن کراچی میں منعقد ہوئی۔ اس نشست کا موضوع تھا: موجودہ دور میں عالم کفر (بشمول امریکہ) کے خلاف فتویٰ جہاد کا جائزہ اور کشمیر' بوسنیا' چیچنیا' فلسطین و دیگر علاقوں میں کفر کے خلاف سرگرم عمل مسلم جہادی تنظیموں کی کارگزاریوں کی شرعی حیثیت کا تعین ہے۔ حسبِ ذیل علماء' اسکالرز اور فقہ اسلامی سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کو مدعو کیا گیا۔

حضرت علامہ مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب' * حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی صاحب' * حضرت علامہ مفتی غلام نبی صاحب فخری * حضرت علامہ غلام محمد سیالوی * حضرت علامہ مفتی سید شاہ حسین گردیزی صاحب' * حضرت علامہ مفتی سید محمد یوسف شاہ صاحب بندیالوی' * حضرت علامہ ڈاکٹر غلام عباس قادری صاحب' * حضرت علامہ مفتی خالد محمود صاحب * حضرت علامہ سید عظمت علی شاہ صاحب ہمدانی * حضرت علامہ حافظ اللہ بخش صاحب اویسی * حضرت علامہ محمد اقبال صاحب بندیالوی * حضرت علامہ مفتی جان محمد نعیمی صاحب * حضرت علامہ مفتی عبدالعلیم قادری صاحب * حضرت علامہ مفتی عبدالعزیز حنفی صاحب * حضرت علامہ غلام حسن لغاری صاحب' * حضرت علامہ عبدالکریم سیالوی صاحب' * حضرت علامہ مفتی عبدالعزیز سیالوی صاحب' * حضرت علامہ مفتی محمد الیاس رضوی صاحب' * حضرت علامہ غلام جیلانی صاحب' * حضرت علامہ سید محمد وقاص ہاشمی صاحب' * حضرت علامہ محمد رضوان قادری صاحب' * جناب ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج صاحب' * جناب مولانا رفیع اللہ صاحب' * جناب مولانا محمد نواز سعیدی صاحب' * جناب مولانا محمد صحبت خان کوہاٹی صاحب'

✳ جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب۔ ✳ جناب پروفیسر طاہر کلیم صاحب ✳ جناب ڈاکٹر دلدار احمد قادری صاحب کو لانے کی ذمہ داری جناب طاہر کلیم صاحب نے قبول کی۔

اس روز دارالعلوم امجدیہ میں بین الاقوامی میلاد کانفرنس کراچی کے مندوبین کے اعزاز میں ایک تقریب' اور جامعہ فاروقیہ کے اساتذہ کے حادثہ قتل کی بناء پر شہر میں پائی جانے والی ٹینشن کی وجہ سے بہت سے علماء کرام شرکت نہ فرما سکے اسی طرح حضرت علامہ مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب اپنے دارالعلوم میں پہلے سے طے شدہ ایک حلقہ تصوف میں مصروفیت کی بناء پر اس فقہی و فکری نشست کو وقت نہ دے سکے۔ تاہم حسب ذیل شخصیات شریکِ گفتگو ہوئیں۔

حضرت علامہ مفتی خالد محمود صاحب' ✳ حضرت علامہ مفتی سید محمد یوسف شاہ صاحب ہدیالوی' ✳ حضرت علامہ اللہ بخش اویسی صاحب' ✳ حضرت علامہ اکرام حسین سیالوی صاحب' حضرت علامہ غلام حسن لغاری صاحب' ✳ حضرت علامہ محمد اعظم سعیدی صاحب' ✳ جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب ✳ جناب مولانا رفیع اللہ ✳ جناب قاری ریاض احمد سعیدی صاحب ۔

شریک علماء کرام نے مسئلہ کے بعض حساس پہلو اجاگر کیے' گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے

☆ جناب ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب نے کہا :

جیسا کہ آپ حضرات کے علم میں ہے کہ فقہی مسائل پر مکالمہ اور اہل علم کے مابین مناقشہ کے سلسلہ میں اسکالرز اکیڈمی کے زیر اہتمام جامعہ باب القرآن کے تعاون سے یہ دوسری میٹنگ ہے۔اور اس کا موضوع جیسا کہ دعوت نامہ میں مذکور ہے موجودہ دور میں عالم کفر (بشمول امریکہ) کے خلاف فتویٰ جہاد کا جائزہ اور کشمیر' بوسنیا' چیچنیا' فلسطین و دیگر علاقوں میں کفر کے خلاف سرگرم عمل مسلم جہادی تنظیموں کی کارگزاریوں کی شرعی حیثیت کا تعین ہے۔ اس طرح اس موضوع کے دو حصے ہیں :

۱۔ عالم کفر کے خلاف فتویٰ جہاد کا جائزہ

۲۔ کفر کے خلاف برسرپیکار مسلم جہادی تنظیموں کی کارگزاریوں کی شرعی حیثیت کا تعین۔

میں یہ گزارش کروں گا کہ شرکاء اس مسئلہ پر فقہی دلائل و حوالہ جات کی روشنی میں گفتگو فرمائیں اور سیاسی یا دیگر وابستگیوں کو اس شرعی مسئلہ میں کسی صورت بھی اثر انداز نہ ہونے دیں۔

بد قسمتی سے ہمارے عوام و خواص کسی بھی مسئلہ پر سوچتے اور گفتگو کرتے وقت اپنی سیاسی تنظیموں کے موقف کا لحاظ کرتے ہیں اور شرعی حکم میں مصلحتوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ہمیں اس طرز عمل سے گریز کرنا چاہئے۔

اس گزارش کے بعد میں یہ عرض کرتا چلوں کہ عالم کفر کی اس وقت جو روش ہے وہ کسی صورت بھی مسلمانوں کی بھلائی میں نہیں اور نہ پہلے کبھی کفار مسلمانوں کے خیر خواہ رہے ہیں اور خیر خواہ ہو بھی کیسے سکتے ہیں جبکہ اللہ رب العزت نے کلام حکیم میں جابجا صراحتا کفار کو مسلمانوں کا دشمن بتایا ہے۔ اور ان سے جہاد کرتے رہنے کا حکم دیا ہے وقاتلوھم حتی لاتکون فتنہ ویکون الدین للہ (البقرہ ۱۹۳) اور قاتلوا المشرکین حیث وجدتموھم (التوبہ ۵)۔

اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ دنیا بھر میں مسلمانوں کے خلاف امریکی اور یوروپی سازشوں' اور عملی جنگ کی کیفیت کے بعد عالم کفر (بشمول امریکہ) کے خلاف جہاد کا فتوی صحیح ہوگا یا نہیں ؟

۲۔ عالم کفر کے خلاف مسلم تنظیمیں جہاں جہاں بر سر پیکار ہیں اور عملا جو مسلمان ان کاروائیوں میں مارے جارہے ہیں وہ شہید ہیں یا نہیں ؟

آپ تمام حضرات کے علم میں ہے کہ فلسطین بوسنیا' چیچنیا اور دیگر کئی ممالک میں ایک عرصہ سے مسلم تنظیمیں جہاد کے نام سے کام کررہی ہیں اور بعض مسلم حکومتوں نے ان کی ان کاروائیوں کی ہمیشہ کھل کر حمایت کی ہے اور انہیں بھرپور مالی و اخلاقی امداد فراہم کی ہے۔ سعودی عرب اور بعض دیگر عرب و مسلم ممالک ان میں پیش پیش رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ چیچن مسلمانوں اور بوسنیا کے مسلمانوں نے اپنی بقا کی جو جنگ لڑی وہ جہاد تھی یا نہیں ؟ فلسطین میں عرصہ دراز سے اسرائیلی مظالم کا نشانہ بننے والے اور ان کا مقابلہ کرنے والے مسلمان کیا جہاد کررہے ہیں یا نہیں ؟

کشمیر کی آزادی یا پاکستان کی دفاعی لائن کی مضبوطی کی جو جنگ پاکستان کی سرحدوں پر ہورہی ہے یہ جہاد کے زمرے میں آتی ہے یا نہیں ؟

افغانستان پر پابندیاں لگائی جارہی ہیں' امریکہ اور یوروپ ملکر عنقریب افغانستان پر جو حملہ کرنے والے ہیں کیا ایسی صورت میں مسلمانان پاکستان کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ ان کی مدد کریں یا نہیں ؟

اگر بالفرض افغانستان پر امریکی یا یوروپی حملہ ہوتا ہے تو کیا ہم پاکستانی مسلمانوں کا کام صرف تماشائی کا

ہونا چاہئے یا اس حملہ میں افغانستان کی مدد ہم پر واجب ہو گی؟ یہ اور اس طرح کے کئی سوالات جو ضمناً آئیں گے ان کی روشنی میں ہمیں ان دو امور پر شرعی رائے قائم کرنا ہے۔

تو آیئے سب سے پہلے اس مسئلہ پر گفتگو کا آغاز کیا جائے کہ دنیا بھر مسلمانوں کے خلاف غیر مسلم اقوام کے موجودہ رویہ کے پیش نظر ان کے خلاف جہاد کا فتوی درست ہے یا نہیں؟

موضوع پر جو گفتگو ہوئی اس کی تفصیلات ریکارڈ ہیں' چونکہ ابھی اس موضوع پر مزید گفتگو کی ضرورت ہے اس لئے سردست علماء کرام کی گفتگو کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

☆ حضرت علامہ مفتی خالد محمود صاحب (ادارہ معارف القرآن کراچی) نے علمی بحث کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا: بغیر کسی شک وشبہ کے جہاد تو ہر مسلمان پر فرض ہے' رہی بات قتال کی تو اس کے لئے جس غلبہ' شوق' وسائل اور تعداد کی ضرورت ہے اس کی کمی ہے۔ ہمیں فتوی دینے سے قبل غور و خوض سے کام لینا چاہئے تاکہ اگر فتوی دیں تو پھر جب اس کے عملی نفاذ کی ضرورت پیش آئے تو ہم اس کی تیاری بھی کر چکے ہوں۔ ورنہ تو عوام کی نظروں میں علماء کی وقعت مزید کم ہو گی۔ نیز یہ کہ اہل مدارس کو ہر میدان کے لئے لوگوں کو تیار کرنا ہو گا۔ ایسے علماء کی شدید ضرورت ہے جو بیورو کریسی کی تربیت اور اسلامی تعلیم کا بندوبست کرے۔

☆ شمس العلوم جامعہ رضویہ کے مفتی حضرت علامہ سید محمد یوسف شاہ صاحب بندیالوی نے فرمایا:

جہاد تو فرض ہے۔ اس کے علاوہ امیر کا ہونا بین الاقوامی معاہدوں کی پابندی' دفاعی واقتصادی پوزیشن کا علم' ملکی و بین الاقوامی حالات کا تجزیہ (جو حقیقت پر مبنی ہو) بھی ہمارے پیش نظر رہنے چاہئیں۔ موجودہ دور میں فتاوی کو بنیاد بنا کر یو این او والے یا امریکہ مسلمانوں کی اقتصادی ناکہ بندی کرتا ہے۔ اس لئے علماء اسلام کو ایسے کسی بھی فتوی کے اجراء سے قبل ان تمام حالات کو پیش نظر رکھنا ہو گا۔ تاہم فتوی کے بغیر بھی سرد جنگ تو جاری رہ سکتی ہے۔

☆حضرت علامہ حافظ اللہ بخش اویسی صاحب نے فرمایا:

ہمیں جن مسلکی اختلافات کا سامنا ہے ان کا حل ہونا بھی ضروری ہے۔ مسلم امہ جب تک متحد نہ ہو عالم کفر کا مقابلہ کیونکر ممکن ہوگا؟ فرقہ وارانہ عدم تشدد اور اتحاد کی کوششیں بھی ہونی چاہئیں۔ مزید یہ کہ قبائلی اور لسانی عصبیتوں کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ ان حالات وواقعات کا تجزیہ کر کے ہی جہاد کا فتویٰ دیا جاسکتا ہے۔

☆ حضرت علامہ اکرام حسین سیالوی صاحب نے فرمایا:

امیر کی شرط یا باقی قیودات کو دیکھیں تو جہاد (قتال) قیامت تک ناممکن ہی رہے گا۔ قبل اس کے کہ دشمن ہمارے سر پر آجائے اور ہم پھر فتویٰ لینے دینے کا سوچیں تو یہ کام خطرناک ہوگا۔ اس لئے اس کی پہلے سے منصوبہ بندی ہونی چاہئے۔ اس سلسلہ میں آج کی یہ نشست انتہائی اہم بھی ہے اور مفید بھی۔

☆ حضرت علامہ محمد اعظم سعیدی صاحب نے فرمایا:

عالم کفر کے خلاف فتویٰ جہاد دیتے وقت یہ خیال رہے کہ مذکورہ ممالک میں مقیم مسلمانوں کے لئے کیا دینی احکام پر عمل کرنے کی ممانعت ہے۔ جن کے ساتھ ہمارے معاہدات ہیں ان کا حکم کیا ہوگا؟ مسلمانان عالم کا اگر ایک متفقہ امیر نہ بھی ہو تو قتال تو نہیں ہوگا تاہم جہاد ضرور کیا جائے گا۔ جن ممالک میں کوئی باقاعدہ امارت قائم نہ ہو وہاں کے علماء کو خود آگے بڑھ کر مسلمانوں کی قیادت کرنی چاہئے۔

المرکز الاسلامی Islamic Centre کے نوجوان فاضل جناب مولانا حبیب الرحمٰن نے کہا:

ہمیں داخلی وخارجی دونوں سطح پر جہاد جاری رکھنا ہوگا۔ دفاعی جنگ تو ہمیشہ جاری ہی رہا کرتی ہے لیکن ہمیں دفاعی اقدامات کی طرف مزید آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ اگر موجودہ حالات میں ہم نے سستی کی اور اپنے کشمیری یا دوسرے مسلم بھائیوں کو دشمن کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا تو ہم ان کے خون میں برابر کے شریک ہوں گے۔ اور اگر ہم ابھی تک ایک امیر یا فتویٰ علماء کے منتظر ہیں تو پاک بھارت کی ۱۹۶۵ اور ۱۹۷۱ء کی جنگوں کا کیا حکم ہوگا اور ان میں جانوں کے نذرانے پیش

کرنے والوں کو کیا نام دیا جائے گا؟ اگر وہ شہید ہیں اور وہ جنگیں بغیر امارت امیر کے جائز تھیں تو پھر اب بھی امارت و فتویٰ کے چکر سے باہر نکلنے کی ضرورت ہے۔

جناب حبیب الرحمٰن صاحب کا خیال تھا کہ عالم کفر کے خلاف فتویٰ جہاد جاری کرنے میں مصلحت کوشی کے سوا اور کوئی رکاوٹ نہیں۔

☆ علامہ مفتی محمد یوسف بندیالوی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا: کہ ۶۵ اور ۷۱ کی پاک بھارت جنگوں میں یہی دنیادار حکمران حاکم تھے اور علماء و مشائخ نے جہاد کا فتویٰ دیا تھا اور عملاً ہر محاذ پر حکومت کے ہاتھ مضبوط کئے تھے۔ آج بھی اگر جنگ کی نوبت آئے تو انہی حکمرانوں کی قیادت میں جہاد و قتال کرنا ضروری ہوگا۔

آخر میں بحث کا تجزیہ پیش کرتے ہوئے جناب ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب نے کہا: آج کی اس نشست میں جہاد اور فتویٰ جہاد کے حوالہ سے بہت سے علمی پہلو سامنے آئے اور اصولی طور پر اس بات پر اتفاق رائے پایا گیا کہ عالم کفر کے خلاف جہاں جہاں مسلمان مصروف جہاد ہیں اگر چہ وہاں امارت شرعیہ قائم نہ ہو' ان کی جہادی سرگرمیاں قابل ستائش ہیں اور ان کے مقتولین شہید ہیں۔ ان مسلمانوں کی خواہ وہ افغانستان کے ہوں' کشمیر کے ہوں' فلسطین کے ہوں' بوسنیا کے ہوں یا چیچنیا کے یا کسی اور مقام کے' ان کی ہر ممکنہ مدد مسلمانوں کو لازم ہے۔

تاہم عالم کفر بشمول امریکہ کے خلاف فتویٰ جہاد سے قبل بین الاقوامی معاہدات و دیگر سیاسی امور پر غور و فکر از حد ضروری ہے اور اس سلسلہ میں انشاء اللہ مزید فقہی نشستوں کا انعقاد ممکن بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

انگلینڈ میں مجلہ فقہ اسلامی

Pakistan Muslim Welfare Society

Heckmondwire Jermylane West yorkshire England

نمائندہ خصوصی: جناب قاری محمد اسلم سیالوی صاحب

Tel: 01924-402602 Mobile : 07932344506